اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ: الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۶ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۲۵ شوال ۱۳۵۹ھ | ۲۶ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۶۹

حضرت مسیح موعودؑ نے غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ کی بنیاد کب رکھی

اپنے جلسہ سالانہ کا اعلان کرتے ہوئے "پیغام صلح" (۲۱ر نومبر) نے لکھا ہے:۔ "خدا کے فضل و احسان سے ہمارا ستائیسواں سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس قومی اجتماع کی اہمیت آپ سے مخفی نہیں۔ اس کی بنیاد خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ اور اپنے متبعین کو آپ نے بڑی تائید فرمائی۔ کہ وہ زندگی بھر کے لئے یہ عہد کریں۔ کہ ہر سال مقررہ ایام میں وہ جلسہ میں شمولیت کی خاطر حاضر ہونگے اور سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو انسانی اختیار سے باہر ہو۔ اس اجتماع میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھیں گے"۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال جب ۱۹۰۸ء میں ہوا جس پر ۳۲ سال گزر چکے ہیں تو غیر مبایعین کے اس سالانہ جلسہ کی جس کے متعلق "پیغام" نے خود یہ لکھا ہے۔ کہ "ہمارا ستائیسواں سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے") بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کب رکھی۔ اور کیونکر رکھی، پھر اس میں شمولیت کے متعلق آپ نے اپنے متبعین کو کہاں تاکید فرمائی:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں جس سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی۔ وہ ۱۸۹۱ء سے لے کر اب تک مرکز احمدیت قادیان میں ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اسی میں شمولیت کے لئے آپ نے اپنے متبعین کو تلقین فرمائی ہے۔ اور وہی جلسہ ان برکات کا حامل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالانہ جلسہ سے وابستہ قرار دی ہیں۔ اس جلسہ کے ہوتے ہوئے غیر مبایعین کا نہ صرف لاہور میں اجتماع کرنا۔ بلکہ اس اجتماع کے متعلق یہ کہنا کہ اسکی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے۔ اور اس میں شمولیت کی تلقین فرمائی ہے حد درجہ کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے اور آپ کے قائم کردہ جلسہ کی برکات حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ مرکز احمدیت کے سالانہ جلسہ میں شریک ہو:۔

"پیغام صلح" فتنہ پردازوں کی حمایت میں

مخالفین احمدیت مرکز احمدیت کے خلاف کوئی فتنہ برپا کریں۔ اور غیر مبایعین کا آرگن "پیغام صلح" اس میں حصہ نہ لے۔ ممکن نہیں۔ حال میں بعض سکھوں نے احرار کی فریب کاری کا شکار بن کر ایک اجتماع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خاندان کے خلاف جو ورشت کلامی کی۔ اس سے "پیغام صلح" کو جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا ایک اور موقعہ مل گیا چنانچہ جہاں اس نے ہر ممکن طریق سے سکھوں کی حمایت کا پہلو لیا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

"قادیان کی ریاست قائم کرنے کی افواہ اگر بالکل غلط اور بے حقیقت ہے۔ تب بھی اس کے پھیلنے اور پھیلانے کے سامان احباب قادیان نے خود مہیا کئے ہیں۔ جناب خلیفہ قادیان اور ان کے سرکردہ مریدوں نے ایسا انداز اختیار کر رکھا ہے۔ جس سے جاگیر و ریاست کی تمنا بالکل مترشح ہے۔ اس انداز سے دوسروں کو شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور مخالفین کو غلط افواہیں مشہور کرنے کا آسانی کے ساتھ موقعہ بھی مل جاتا ہے:"

گویا جس غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے لئے احرار اور بعض اکالیوں کو ایک سراسر جھوٹی افواہ گھڑنی پڑی۔ وہ "پیغام صلح" کے نزدیک حقیقت ہے۔ کیونکہ اس کے سامان بقول "پیغام" قادیان میں موجود ہیں۔ یہ بغض و کینہ کی انتہا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کہ جس ادعاء کا ثبوت ہم مخالفین سے مانگ رہے ہیں اور وہ بالکل عاجز ہیں۔ اسے "پیغام صلح" ثابت شدہ بنا کر ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گیا ہے۔ دراصل جماعت احمدیہ کی ترقی۔ اور قادیان کی شان و شوکت میں روز افزوں اضافہ جہاں اوروں کے لئے سوہان روح بن رہا ہے۔ وہاں غیر مبایعین کو بھی حسد کی آگ میں جلا رہا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مرکز احمدیت کے خلاف کوئی فتنہ سر اٹھانے لگا ہے تو کوشش کرتے ہیں۔ کہ خود بھی اس میں شریک ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالٰے کے فضل سے ہمیشہ انہیں منہ کی کھانی پڑی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا:۔

گورو گوبند سنگھ جی کے بچوں کے قتل کا حادثہ

جماعت احمدیہ عرصہ سے مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خوشگوار بنانے اور ان دونوں قوموں میں کدورت قائم رکھنے والوں کی غلط بیانیوں کو از روئے واقعات دور کرنے کی جو کوشش کر رہی ہے۔ اس کی کامیابی کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ نہ صرف تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج سکھ صاحبان کے خیالات میں مسلمانوں کے متعلق نہایت خوشگوار تغیر پیدا ہو چکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ منصف مزاج ہندو صاحبان بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب کے وزیر ترقیات آنریبل چودہری سر چھوٹو رام صاحب نے ۲۱ نومبر کو لاہور میں ایک تقریر کی۔ جس میں یہ بتاتے ہوئے کہ سکھوں کو مسلمانوں سے کس طرح دور رکھا جاتا ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا۔

"ان کی وفات کی ذمہ داری عام طور پر کسی مسلمان حاکم کے سر تھوپی جاتی ہے۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ان کو مخبری کر کے پکڑوانے والا ان کا خاندانی برہمن گنگو نامی تھا۔ اور جب وہ گرفتار کر کے مسلمان صوبہ دار کے سامنے لائے گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ ہماری جنگ ان بچوں سے ہرگز نہیں۔ بلکہ گورو جی مہاراج سے ہے۔ لیکن اس وقت ایک ہندو وزیر ہی نے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ افعی را کشتن و بچہ اش را نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔ یعنی سانپ کو مارنا اور اس کے بچوں کو پالنا دانشمندوں کا کام نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ گورو جی کے بچوں کو قتل کرانے والے وہ ہندو ہی تھے۔"

(شہباز ۲۴ نومبر)

یہ وہ تحقیقات ہے جو جماعت احمدیہ نے تاریخی کتب کے حوالہ جات سے بارہا پیش کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس بارے میں سکھوں کو مسلمانوں سے جو گلہ ہے وہ دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس حادثہ میں باوجود حکمران ہونے کے مسلمانوں کا اتنا دخل نہیں جس قدر ہندوؤں کا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اب نسبتاً آرام ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہوا۔ جس میں ۹۲ مرد اور ۱۲ خواتین شامل ہوئیں۔ مردوں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں اور عورتوں کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں انتظام تھا۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا (۱) چودھری محمد نواز خان صاحب لودھراں بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں (۲) سید حسام الدین احمد صاحب جمشید پور کا لڑکا ہمام الدین احمد بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے (۳) سید صمصام الدین صاحب اپنے ایک مقصد میں کامیابی کے لئے ملتجی دعا ہیں۔

ولادت ۴ نبوت ۱۳۱۹ ہش کو اللہ تعالیٰ نے مجھے تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد حفیظ نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ محمد نذیر قریشی قادیان

دعائے مغفرت میرے بھائی غلام دین صاحب ۲۱ نومبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار خیر الدین سعید پوسٹ ماسٹر رامپور پچہ ضلع انبالہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام اور وحدت جمہوری

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھے جاتے ہیں۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جائے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دے۔ حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو محلہ کی مسجد میں ادا کریں۔ تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو۔ اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔ اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جائے۔"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۲ء)

ہمارا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع امسال بھی حسب معمول ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق قادیان کی "زمین محترم" "بستی" اور "ہجوم خلق" سے "ارض حرم" کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔ اور ہر مومن و منکر اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کہ جو قادیان "زیر غار" تھا۔ جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ "کدھر ہے" جس کے دشمنوں نے ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ کہ اس کی شہرت کو نقصان پہنچائیں اس قادیان کی رونق اس میں اترنے والے مسیح موعود کی عظمت کس طرح خدا کے ہاتھ نے قائم فرمائی ہے۔

پس جو مخلص اس نشان دہی کی عظمت کو ظاہر کرنے میں حصہ لیتا ہے۔ جو اپنے وجود اپنے مال اپنی سعی و کوشش سے اس پاک اجتماع کی رونق کو بڑھانے میں شمولیت اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنا گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس لئے اپنے جلسہ کی اہمیت کو سمجھ کر احباب کرام خود بھی آئیں۔ اپنے غیر مسلم اور غیر احمدی دوستوں کو کثرت سے لانے کی کوشش کریں۔ اور ثواب کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء مبلغین کے خطبات کو سنکر اپنا ایمان بڑھائیں۔ دوسروں کو ایمان لائیں۔

دوستو! وہ نظارہ جہاں وسیع جلسہ گاہ میں ہزاروں بندگان خدا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر روحانیت و علوم کلمات گھنٹوں محویت کے عالم میں سنتے اور سر دھنتے اور عاقبت کا سرمایہ جمع کرتے ہیں۔ میں دوبارہ کہتا ہوں۔ کہ امسال ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ کثرت سے آیئے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو کثرت سے لایئے۔ اور ایسے احباب کے مفصل پتے بھجوایئے۔ تا ان کو دعوتی خطوط روانہ کئے جا سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ← از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

کیا عورت، گھر اور جانور میں نحوست ہے؟

فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الشؤم فی ثلاث فی المرأة والدار والدابة۔ کہ عورت۔ گھر اور جانور میں نحوست ہے۔ اس کی تشریح دوسری حدیث میں آئی ہے۔ جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر نحوست ہے۔ تو ان تین چیزوں میں ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ زیادہ تر یہ تین چیزیں انسان کے لئے مشکلات اور مصائب کا باعث بنتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے بعض دفعہ انسان سخت پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً عورت ہی کو لیجئے۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک خاندان میں نہایت اتحاد و اتفاق اور باہم پیار و محبت پایا جاتا ہے۔ ایک بھائی شادی کر کے لاتا ہے۔ مگر عورت اخلاق اور طبیعت کے لحاظ سے نہایت گندی نکلتی ہے۔ خاوند کو دوسرے بھائیوں کے متعلق مختلف طریقوں سے بدظن کر دیتی ہے۔ اور آخری نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ سارا خاندان جو پہلے قابل رشک اتحاد رکھتا ہے آپس کے جنگ و جدال کی وجہ سے قابل صد نفرت بن جاتا ہے۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نہایت با اخلاق اور خدا رسیدہ ہوتا ہے۔ مگر بیوی اپنے بچوں کی کما حقہٗ تربیت نہیں کرتی۔ اس وجہ سے تمام اولاد بڑی ہو کر بے دین ہو جاتی ہے۔ اور بد اخلاق ہونے کے سخت بدنامی کا باعث بنتی ہے۔ اس قسم کی کئی تکالیف ہیں۔ جو عورت کی وجہ سے مرد پر آتی ہیں۔ اب یورپ کے وزراء غیر ممالک میں شادی نہیں کرتے کیونکہ پھر وہ ان ممالک کے خلاف نہ تقاریر کر سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور مخالفانہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ پچھلے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ہٹلر روس میں اپنے خیالات پھیلانا چاہتا ہے۔ اس کو یہ خیال اس لئے پیدا ہوا۔ کہ روس کے بعض وزراء کی بیویاں جرمن نسل سے ہیں۔ ہٹلر نے سمجھا۔ کہ وہ عورتیں اس معاملہ میں اس کی مدد کریں گی پس عورت اپنی اصلیت میں بری نہیں۔ مگر یہ نحوست اور تکلیف و مصیبت کا بہت بڑا سبب بن سکتی ہے۔

اب مکان کو لیجئے۔ بعض اوقات انسان سب پونجی لگا کر مکان تیار کرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ آگ لگ جائے یا گر پڑے تو مصیبت کا باعث بن جاتا ہے۔ کوئی وبا زدہ مکان خرید لے۔ یا کرایہ پر لے۔ تو سارا خاندان ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک گھر میں ۳۵ موتیں ہوئیں اس کے رہنے والے سخت مصیبت کے منہ میں آ گئے۔ آخر انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو آرام سے رہنے لگے۔

اب جانور کو لیجئے۔ مثلاً کسی نے بڑی قیمت صرف کر کے ایک گھوڑا خریدا۔ اس پر بچہ سوار ہوا۔ اور گر کر مر گیا۔ یا گھوڑے کو چور لے گئے۔ یہی حال باقی جانوروں کا ہو سکتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں تین قسم کی چیزیں ہوتی ہیں ۱۔ خانگی حالات۔ اور ۲۔ کام کرنے کے لحاظ جانور اور ۳۔ گھر۔ باقی چیزیں ان میں سے کسی نہ کسی ایک کے تحت میں آ جاتی ہیں یہ کہنا کہ نحوست ہے تو ان تین چیزوں میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ تین چیزیں تکلیف اور مصیبت کا بڑا سبب ہیں۔

ہر بیماری متعدی نہیں

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لاعدویٰ۔ مخالف اس کے یہ معنے لیتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوئی بیماری متعدی نہیں۔ اور پھر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر یہ معنی صحیح نہیں۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشا تھا۔ کیونکہ خود آپ نے فرمایا ہے۔ فرّ من المجذوم کما تفرّ من الاسد۔ کہ جذام والے سے اس طرح خوف کھا کر دور رہو جس طرح شیر سے ڈر کر دور بھاگتے ہو۔ پس لاعدویٰ کے یہ معنی کہ کوئی بیماری بھی متعدی نہیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے خلاف ہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آپ کے اس ارشاد کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ اول یہ کہ ہر بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ ہاں بعض ہوتی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لاعدویٰ فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ حضور تندرست اونٹوں میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے تو دوسروں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ گویا اس نے جواباً عرض کیا۔ کہ حضور خارش ایک متعدی بیماری ہے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا۔ کہ خارش متعدی بیماری نہیں۔ بلکہ تسلیم فرمایا۔ کہ ہاں بعض ایسی بیماریاں ہیں جو متعدی ہیں۔ مثلاً یہی خارش۔ مگر ساتھ ہی فرمایا من اجرب الاول۔ کہ سب سے پہلے اونٹ کو کہاں سے خارش کی بیماری لگی۔ اور اسے کس نے خارش والا بنایا۔ اس پر وہ شخص سمجھ گیا۔ اور خاموش ہو گیا کیونکہ اس طرح چلو۔ تو آخر کہیں ٹھہرنا پڑے گا۔ اور ماننا پڑے گا۔ کہ سب سے پہلے خود بخود کسی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوئی دوم یہ ہے۔ کہ متعدی بیماریاں ہوتی تو ہیں مگر اس متعدی بیماری والے کے ساتھ جو تم سلوک کرتے ہو۔ وہ بہت برا ہے۔ اسے الگ چھوڑ دیتے ہو۔ نہ اسے پانی دیتے ہو نہ روٹی۔ نہ دوائی دیتے ہو نہ کپڑا۔ اس کا حال تک نہیں پوچھتے۔ اور تیمارداری میں کوتاہی کرتے ہو۔ چاہئے کہ اس کی خبرگیری بھی کرو۔ اور اسباب صحیحہ کو استعمال کر کے اپنی حفاظت بھی کرو۔ لاعدویٰ اسباب صحیحہ کو استعمال کر کے اپنی حفاظت کا خیال رکھتے ہوئے مریض کی تیمارداری سے انسان خود اس بیماری میں مبتلا نہیں ہو جاتا۔

دیکھئے۔ ڈاکٹروں کی ساری عمر ہسپتالوں کے خطرناک سے خطرناک مریضوں کو دیکھنے اور علاج کرنے گزر جاتی ہے۔ مگر وہ خود ان بیماریوں میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ وہ اپنی حفاظت کا بھی ساتھ کے ساتھ خیال رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسی مثال مل جائے۔ کہ ڈاکٹر اپنے مریض کی بیماری میں گرفتار ہو گیا۔ تو وہ اس کی اپنی حفاظت کے طریقوں میں احتیاط نہ کرنے کا نتیجہ ہوگا۔

شہد میں شفا ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الشفاء فی العسل اس کے صحیح معنی دو طرح ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ شہد میں بھی شفا ہے۔ ۲۔ شہد میں شفا ہے۔ یعنی اکثر بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ بعض مخالف یہ معنی کرتے ہیں ۱۔ صرف شہد ہی میں شفا ہے۔ ۲۔ شہد میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ اور پھر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ واقعات کے خلاف ہے۔ حالانکہ آخری دو معنی لغت عرب کے قواعد کے خلاف ہیں۔ اس طرح کہ آخری معنوں میں حصر پیدا کیا جاتا ہے کہ شہد ہی میں شفا ہے اور شہد میں ہر بیمار کے لئے شفا ہے۔ حالانکہ لغتہً اس جملہ میں کوئی حصر نہیں۔ ہاں اگر ظرف مقدم ہوتا۔ اور جملہ اس طرح ہوتا۔ فی العسل الشفاءُ تو پھر حصر اور تاکید کا وہم ہو سکتا تھا۔ مگر یہاں تو یہ صورت نہیں ہے۔ پس پہلے صحیح معنی کی رو سے اس حدیث کا یہ مطلب ہوا۔ کہ شہد میں شفا ہے۔ یعنے بعض بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے ہاں ہر بیماری کی اس میں شفا نہیں۔ یعنے ہر بیماری کے لئے بطور علاج مستقل نہیں ہو سکتا۔ یہ معنی بالکل صحیح ہے۔ اور اس سے کسی حکیم یا ڈاکٹر کو انکار نہیں۔ کہ بعض بیماریوں کے لئے شہد نہایت ہی مفید ہے۔ چونکہ یہ مسہل ہوتا ہے۔ اور جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر کا سبب قبض اور فساد معدہ ہوتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے قبض دور ہو جاتی ہے اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے معنی کے لحاظ سے اس حدیث کا یہ مطلب ہوا۔ کہ شہد کے استعمال سے اکثر بیماریاں نمودار نہیں ہوتیں اور اس طرح یہ بہت سی بیماریوں کی روک تھام کے لئے مفید چیز ہے۔ یہ مگنیشیا وغیرہ کی طرح صرف مسہل ہی نہیں۔ بلکہ انسان کے اندر طاقت بھی پیدا کرتا ہے۔ اور اس لحاظ سے صرف یہی نہیں۔ کہ فساد معدہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو روک دیتا ہے۔ بلکہ انسان کو طاقت و توانائی دے کر اسے بہت سی ایسی بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے جو کمزوری اور لاغری سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہایت حکمت پر مبنی ہے۔

خاکسار محمود احمد خلیل۔ جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جواب

ہم کس کی عبادت کریں اور کیوں؟

ایک صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے جن کے جواب جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے لکھے وہ افادہ عام کے لئے قسط وار شائع کئے جائیں گے۔ ذیل میں پہلے سوال کا جواب پیش کیا جاتا ہے۔

سوال۔ انسان نے تین خدا پیدا کئے اہرمن۔ یزداں۔ فطرت۔ اہرمن خوف اور عہد وحشت کا خدا تھا۔ جو رفتہ رفتہ مٹ گیا۔ اسلام نے ہی اس کو مٹایا۔ اور یزداں کو متعارف کرایا۔ مگر وہ روحانیت کا تخیل ہے۔ سرمایہ داری کا روحانی پیکر۔ فطرت خود آزاد ہے اور دوسروں کی آزادی کی طرفدار۔ ہم کس کو پوجیں اور کیوں؟

(۱)

جواب۔ ایسے خدا جو انسانوں کے پیدا کردہ ہوں۔ نہ ہی وہ حقیقی معنوں میں خدا ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اس قابل ہیں کہ کوئی انہیں پوجے۔ اور جو شخص انسان کی پیدا کردہ چیز کو خدا سمجھتا ہے۔ وہ حقیقی خدا کی صحیح معرفت سے ابھی بہت دور ہے۔ کیونکہ حقیقی خدا وہ نہیں ہو سکتا۔ جو اپنی ہستی کو وجود میں لانے کے لئے کسی دوسری ہستی کا محتاج ہو۔ بلکہ وہ ازلی ابدی ہستی جو واقعی خدا ہے مخلوق ہونے سے بہت بالا اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے۔ سب کی سب اس کی مخلوق ہے۔ وہ وہی ہے جس کے انتظام کے ماتحت کائنات عالم کا ہر ذرہ اپنی ہستی سے اس کی ہستی کی شہادت کو ہر عارف سمیع و بصیر کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ ہر محدود شے اپنی حدبست سے اس کے محدود ہونے کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ ہر سلسلہ علت و معلول اس کے علت العلل اور مسبب الاسباب ہونے پر دلیل کا کام دے رہا ہے۔ نمونۂ کثرت خلق فروعات کی طرح اسی کی وحدت کے اصل پر دال ہو رہا ہے۔ تغیرات کا سلسلۂ امکان و حدوث اسی کی قدامت وجوبیہ کی حقیقت پر اولوالالباب کے نزدیک روشن نشان ہے۔ اور ایسا خدا آج قرآنی صحیح تعلیم کے مصفا آئینہ میں جلوہ نما ہے۔ جسے عارفوں کی چشم وا کے سامنے کچھ بھی حجاب نہیں۔ مبارک وہ آنکھ جو ظلمت خانہ وساوس سے باہر آ کر روشن فضا میں اس کے جمال جہاں افروز کو مشاہدہ کرے۔

(۲)

پھر خدا ہاں حقیقی خدا وہی ہے جو اپنی ہستی کا پتہ خود دے۔ نہ یہ کہ وہ اپنی ہستی کا پتہ دینے کے لئے انسان ضعیف البنیان کی کسی منطقی اور فلسفی تدبیر کا محتاج ہو۔ کیونکہ عقلی ادراک جو عقلاء کا منتہائے نظر ہے۔ وہ نظام عالم کی ترکیب محکم اور ترتیب ابلغ کو شاہدہ کرنے پر صرف اسی حد تک محدود ہے کہ اس عالم کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ اور یہ امر ہرگز اس معرفت حقہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے خدا کی ہستی کا ثبوت آیات بینات سے پایا جاتا ہے۔ کہ واقعی اس عالم کا ایک صانع ہے۔ اور فی الواقع وہ موجود بھی ہے۔ اور خود خدا کا انا الموجود کہہ کر اپنی ہستی کا پتہ بتانا ہزار منطقیوں اور فلسفیوں کے عقلی دلائل کے دفاتر کے بالمقابل وساوس کے ازالہ کے لئے اپنے اندر پر عظمت اور پر شوکت ثبوت رکھتا ہے۔

پس خدا ہاں کامل اور سچا خدا جس کی کامل معرفت انسانی فطرت کے لئے باعث اطمینان ہو کر اس کی پیاس بجھانے کے لئے آبحیات کا کام دینے والی ہے۔ اس کا نشان جو معرفت حقہ کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ بجز خدا کے نبیوں اور رسولوں کے اور کسی جگہ سے نہیں مل سکتا۔ کیونکہ خدا نے اپنے اور قوانین کے علاوہ اپنی معرفت حقہ کاملہ کا دستور اور غیر متبدل قانون اس دنیا میں اسی طرح سے قائم کیا ہے۔ کہ وہ اپنا پتہ لوگوں کو نبیوں اور رسولوں کے ذریعے دیا کرتا ہے۔ اور اپنے الہام اور کلام کے ذریعے اپنے علم اور قدرت کے اعجاز نما نورانی جلووں اور چمکتے ہوئے نشانوں کے آئینہ میں اپنا مونہہ دکھایا کرتا ہے۔ پس عبادت اور پوجا کے لائق اگر کوئی خدا ہے۔ تو وہی سچا اور کامل خدا ہر نبی کے مبعوث ہونے پر ملت اسلام اور دین حق کے آئینہ میں چہرہ نما ہوتا رہا۔ اور نبیوں اور رسولوں کی بعثت کا سلسلہ چونکہ اسی مقصد عظیم کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک دنیا میں نوع انسان کی مخلوق آباد رہے گی یہ سلسلہ بھی بند نہ ہوگا۔ جیسا کہ ہر نئی نسل کے لئے نئے سورج اور نئی بارش اور نئے موسم بہار اور نئی نئی غذاؤں کی ضرورت ہے۔ جن سے جسمانی پرورش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر نئی نسل کے لئے ہدائت کی روحانی غذا کی بھی ضرورت ہے جو روحوں کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔ ہاں جس طرح انسان جسمانی غذاؤں کے حصول کے لئے محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اسے اس روحانی غذا کے حصول کے لئے بھی محنت اور کوشش کرنا ضروری ہے۔

(۳)

اوپر کی سطور میں اس سوال کا کہ "کس کو پوجیں" جواب آ گیا۔ اب اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔ کہ "کیوں" دنیا میں ہم انسانوں کے حالات پر نظر ڈالکر جب غور کرتے ہیں۔ کہ انکی فطرت اپنی افتاد طبیعت کے لحاظ سے کس طرح پر واقع ہوئی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اور اپنی زندگی کے قیام اور بقا کے لئے اسباب تربیت کے تعاون کا سخت محتاج ہے۔ اور انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ وہ محسن کی طرف اس کے احسانات کی وجہ سے میلان محبت والفت سے جھکتی ہے بلکہ یہ جذبہ محبت والفت انسانوں کے علاوہ حیوانوں میں بھی پایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک سگ جو کسی گھر سے کچھ دن متواتر لقمے کھا لیتا ہے۔ گھر کے سب افراد سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے۔ کہ احسانات کا تأثر اپنی محبت اور الفت سے بھری ہوئی حرکات سے ظاہر کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ غذا کے ذرات جو بدل ما یتحلل کے طور پر انسانی جسم میں جذب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ جذب بھی ایک محبانہ کشش سے خالی نہیں کیونکہ اتصال اور انضمام کی کیفیت جس جذب اور میلان سے تعلق اور نسبت رکھتی ہے، وہ جذبات محبت کے ہی اثرات کے نیچے کام کرنے والی ہے۔ پس جس نظام کے نیچے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ اپنی تاثیرات سے انسان کی تربیت اور نشو ونما میں تعاونی خدمات کے لئے کام کرنے میں مشغول ہے۔ اگر ان سب ذرات کو احسان کے معنوں میں تسلیم کرتے ہوئے اس محسن کے احسانات پر نظر رکھیں۔ جس نے اپنے علم و حکمت اور ارادۂ فیوض سے سب کائنات کو انسان کے فوائد کے لئے بحر فیوض کی صورت میں ہراں متموج اور مسلسل ظاہر کیا۔ وہ محسن کتنا ہی بڑا محسن ہوگا۔ اس محسن کی شان حمد کو قرآن کریم کے شروع میں ہی الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔

پس انسان ان تمام احسانات پر جو اس کے شامل حال ہیں نظر کرنے سے بحکم جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیہا اپنے محسن کی محبت کے جذبات سے بھر جانے کے لئے مجبور ہے۔ اور محبت کی کششیں محب کو محبوب کے حضور لے جانے کے لئے ایک برقی تاثیر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اگر نظام دنیوی اور ظاہری میں ایک ملازم اپنے معاوضہ خدمت کے لئے اپنے آقا کی خدمت بجا لانا فطرت سلیمہ رکھتے ہوئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور ایک خادم حق الخدمت کی خاطر اپنے مخدوم کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک احساس محسوس کرتا ہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر مہذب انسان اپنی فطرت میں اپنے محسن کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بجوش محبت ایثار و فدائیت کا جذبہ کیوں محسوس نہیں کرے گا۔ اور جب ایک ممنونِ احسان اپنے لئے اپنے محسن کا محسنانہ فعل بنظر استحسان دیکھے گا۔ اور اسے مستحق حمد اور قابل تعریف سمجھے گا۔ تو اس ممنونِ احسان کی فطرت ضرور ہے کہ اس حمد اور تعریف کو حاصل کرنا اپنے لئے بھی پسند کرے۔ اور اس کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم اور تعلم کے طریق کی حاجت پڑے۔ پس اس تعلیم کا صحیح طریق وہ محسن ہی اپنے علمی احسان سے بتا سکتا ہے۔ جس نے تمام کائنات کو انسان کے لئے بصورت فیوض و احسانات کے پیش کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں الرحمٰن علم القرآن کا ارشاد اسی مقصد کے حصول کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کے ذریعے اسلامی تعلیم کا اصل مقصد بھی یہی ہے۔ کہ انسان علمی الٰہ کے حصول سے خالق اور مخلوق کے حقوق اور ان کے صحیح معاملات شناخت کرنے کے بعد اپنی عملی زندگی سے بہترین مقصد جو اس کی زندگی کا ہے اسے حاصل کرے۔ لیکن اسلام کی صحیح تعلیم سے محرومی انسان کو کئی قسم کے حجابوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ جن میں خود دی اور خود روی کے بعض نفسانی جذبات کی تاریکی نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور جس طرح ظاہری ظلمت کا مقابلہ ہر نور کرتا ہے۔ اور اپنی قوت تنویر کے مطابق ظلمت کی قوت کو توڑنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ جیسے کہ رات کو ستارے اپنی اپنی روشنی کے اندازہ کے مطابق اور چاند اپنی شان تنویر کے مطابق لیکن وہی رات جسے ستاروں اور چاند کی روشنی دن سے تبدیل نہیں کر سکتی۔ جب سورج کا طلوع ہوتا ہے۔ تو اس کی نورانی تابناک شعاعیں اور زبردست تجلیات رات کے تاریک پردوں کو دور کر کے ہوئی دہ ظلمت کو دن سے بدل دیتی ہیں۔ اور پھر جس طرح سورج کی تجلیات کے بلحاظ استعدادات مختلف الگ مظاہر ہیں۔ کہ وہی سورج جب زمین پر ضیا افگن ہوتا ہے۔ تو گو وہ بھی اپنی استعداد کے مطابق منور ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل وہی سورج ایک مجلّی دیوار جو چونہ گچ ہے اسے اپنی تجلی سے زمین سے بڑھ کر چمکدار کر دیتا ہے۔ اور جب وہی سورج چاند پر اپنا عکس ڈالتا ہے۔ تو اس سے رات کے وقت ایک دنیا روشنی کا فائدہ حاصل کرتی ہے۔ پھر وہی سورج جب آئینہ صافی پر اپنا عکس ڈالتا ہے تو آئینہ میں اس کے قیام کے باعث وہی سورج بعینہٖ نظر آنے لگتا ہے۔ پس یہی طرح اسلام کا خدا دنیا کا خالق اور انسان کا سب سے زیادہ محسن اپنی تجلیات کا ظہور نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالح لوگوں میں ان کی استعداد کے مطابق دکھاتا ہے۔

پس اسلام کی اصل تعلیم کا صحیح نمونہ الٰہی چار گروہ سے مختص ہے۔ اور اسلام کی اصل تعلیم کے حامل بھی یہی چاروں گروہ ہیں۔ لیکن جس طرح نظام عالم میں رات اور دن اور تاریکی اور روشنی کا دور قانون قدرت کے نیچے قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح مصالحِ حکمیہ کے ماتحت اسلام کے لئے بھی دو دور مقرر ہیں۔ رات کے مشابہ بھی اور دن کے مشابہ بھی۔ اور اگر سورج کے دائمی طلوع سے ہمیشہ دن ہی رہتا۔ تو چاند اور ستارے جن کا ظہور اور فائدہ تنویر رات کے ساتھ ہی نمایاں طور پر تعلق رکھتا ہے۔ انہیں موقعہ نہ مل سکتا کہ وہ بھی اپنی شان کبھی دکھا سکتے اسی بنا پر کہا گیا کہ ؎

اگر عالم بہ یک دستور ماندے
بسا انوارہا کہ مستور ماندے

اسی صورت میں آفتاب نبوت و رسالت کی مستوری سے صدیقوں کو بھی موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ اپنے جوہر دکھائیں۔ شہیدوں کو بھی اور صلحاء کو بھی۔ جیسے سلخ کی راتوں میں باریک تارے بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ ہاں تاریکی کے ہجوم کا وقت چونکہ اشیاء کی صحیح شناخت سے روکتا۔ اور وساوس سے ایک چیز کو بصورت التباس و اشتباہ کئی چیزوں کے خیالات پیدا کر کے ملتبس کر دیتا ہے۔ جیسے اندھیرے میں اگر چھڑی کی صورت میں چھڑا پڑا ہو۔ اور چار آدمی اسے دیکھ کر کوئی اسے چھڑی سمجھے اور کوئی رسّی۔ اور کوئی لوہے کی سیخ۔ کوئی سانپ اور چھڑے کا خیال ہی نہ دل میں آئے۔ اسی طرح دور ظلمت میں جو اسلام کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ گو اس میں بھی بہت سے علماء ستاروں کی طرح روشنی دیتے ہیں۔ لیکن انسان کی وہ آنکھ جو اندھیرے میں کچھ بھی نہیں دیکھتی۔ وہ ستاروں کی روشنی میں کچھ تو دیکھتی ہے۔ اور چاند کی روشنی میں اور بھی بڑھ کر انکشاف کی صورت اسے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس آنکھ کو جس مرتبۂ انکشاف تک سورج کا عظیم الشان جلوہ پہنچاتا ہے۔ وہ ستاروں اور چاند سے کہاں ممکن۔ اسی طرح نبیوں اور رسولوں کے ذریعے جو علمی انکشاف سے یقینی مراتب اور مدارج حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ دوسروں سے نہیں ہو سکتے۔ تاہم اسلامی تعلیم کا ہر صحیح مرتبہ خدا تعالےٰ کی معرفت کا ذریعہ اور اس محسن عظیم کے اخلاق حمیدہ کے رنگ سے رنگین ہونے کا واسطہ ہے۔ اور یہی وہ انسانی زندگی کا اعلےٰ مقصد ہے۔ کہ جو کچھ اسے قوتیں عطا کی گئی ہیں۔ انہیں اپنے محسن خدا کے اخلاق حسنہ اور صفات مرضیہ کے قالب میں حتی الوسع ڈھالنے کی کوشش کرے۔ یعنی انسان بھی اپنے محسن خدا کی طرح سب جہان سے علم و حکمت اور رحمت و رافت کے ماتحت احسان کا معاملہ کرنا اختیار کرے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بانیٔ اسلام کی وفات کے بعد قرون اولےٰ کے ختم ہونے پر تاریکی کا وہ لمبا دور جس میں اہل اسلام کی جماعتی وحدت انتشار و تشتت سے کئی فرقوں کے تفرقہ میں تبدیل ہو گئی۔ آج اس دور جدید میں ایک عظیم الشان مصلح عالم کے ظہور پر وہی پہلی اسلامی شان تجدید کے رنگ میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس مصلح عالم سے میری مراد سیدنا حضرت احمد قادیانی ہیں۔ جو اپنی موعود شان کے لحاظ سے مسیح موعود اور مہدی معہود بھی ہیں۔ آج کوئی ایسا وسوسہ اور شبہات سے دل کو خلش میں ڈال کر بے چین کر دینے والا اعتراض کسی بھی تاریک سے تاریک فطرت میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس کے مقابلہ اور دفاع کے لئے اور قلوب کی تسلی کے واسطے قدرت نے اسلام اور قرآن کی نورانی تعلیم سے اس کا کافی و وافی سامان مہیا نہ فرما دیا ہو۔ اور قرآنی تعلیم کے اس کمال پر جو سب مذاہب باطلہ کے بالمقابل ایک ممتاز شان کے ساتھ جلوہ افروز ہوا بے ساختہ اس کے متعلق مونہہ سے یہ کلام نکل جاتا ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسےٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

خوابیدہ مجالس جاگیں

رمضان المبارک کے روحانی مجاہدہ کے بعد ہمارے اندر سے زیادہ چستی ہونی چاہیئے۔ لیکن بہت سی مجالس پر ماہ رمضان کے بعد جمود طاری ہو گیا ہے۔ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے آگے بڑھتا ہے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف اپنے گذشتہ پروگرام کو جاری رکھیں۔ بلکہ منازل ترقی کی طرف چلیں۔ تاہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو صحیح طور پر عمل کرنے والے ہوں۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

جدید تحقیقات

بارہ ہفتہ میں انگریزی

فینکس فاؤنڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ہفتہ میں انگریزی سیکھ سکتا ہے آسان اردو میں شائع ہو گئی ہے جو دفتر صاحب رجسٹرار فینکس فاؤنڈیشن سے مفت مل سکتی ہے۔

مفت منگانے والے اصحاب اس پتہ پر لکھیں:۔ دفتر صاحب رجسٹرار بہادر فینکس فاؤنڈیشن دہلی نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض خریداران تفسیر القرآن کو ضروری اطلاع

تفسیر القرآن کی خریداری کی اطلاع دینے والوں میں سے بعض احباب کے نام درج ہیں۔ ان کے مکمل پتے درج نہیں۔ جس پر ان کو آئندہ کتاب ارسال کی جا سکے۔ اور معلوم ہو سکے کہ ان کی طرف سے کس قدر رقم وصول شدہ ہے۔ لہٰذا ایسے دوستوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ وہ درست اپنے مکمل پتے سے مطلع فرمائیں۔

۱۔ حبیب علی صاحب ویٹرنری کالج لاہور
۲۔ محمد ابراہیم خان صاحب پوسٹ ماسٹر
۳۔ محمد افضل صاحب ٹھیکیدار
۴۔ پیر محمد صاحب منگلور
۵۔ سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک
۶۔ سلطان عالم صاحب جج نابیبیؔ
۷۔ بابو عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر
۸۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب
۹۔ محمد عیسیٰ صاحب رینالہ سٹیٹ منٹگمری
۱۰۔ شیر خان صاحب ملتان
۱۱۔ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۲۔ حافظ محمد حسین صاحب
۱۳۔ منشی رفیع الدین صاحب سیستان
۱۴۔ محمد ابراہیم صاحب بنہ صیل کلکنڈہ
۱۵۔ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب کامران
۱۶۔ ملک محمد حسن صاحب اکائی کو اخاؤنسی
۱۷۔ محمد عمر صاحب سپر وائزر جوہی سندھ
۱۸۔ محمد الدین صاحب ٹیلر رانچی
۱۹۔ سید صادق علی صاحب مینیجر ٹانگ پور
۲۰۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب گڈس سپروائزر عراق ریلوے
۲۱۔ محمد حسین صاحب ننڈ ہالہ
۲۲۔ شیخ نذر محمد۔ محمد صدیق صاحب انبالہ
۲۳۔ کریم بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۲۴۔ محمد خورشید عالم صاحب بس گوجرانوالہ
۲۵۔ محمد حبیب علی خان ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ریاست حیدرآباد
۲۶۔ سراج الدین صاحب کمپونڈر سیستان

نوٹ:۔ کچھ اصحاب نے اپنی رقوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی معرفت ارسال کی تھیں یا بذریعہ دفتر ڈاک وہ بھی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ ۱۳۱۹ہش

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق ایک اعلان الفضل ۱۶ رنومبر ۴۰ء میں شائع ہوا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ اب تک وصولی ایک چوتھائی سے کم ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں اور افراد کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ میں حسب ذیل رقمیں موصول ہوئی ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ عہدیداران جماعت اور افراد اس چندے کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آنے والے جلسہ سالانہ کے خرچ کا بجٹ گرانی اشیاء کی وجہ سے امسال ۲۲۰۰۰/-/- کی بجائے ۲۵۵۰۰/-/- منظور فرمایا ہے۔

کل وصولی آج تک ۵۷۶۷ ہے۔ اس لئے کمی ۱۹۷۳۲ روپیہ کی ہے

فیروز والا	۱۲/-/- روپے	چک ۵۴۳	۱۷/۱۵/-
امرتسر	۱۳/-/-	سمبڑیال	۲۱/-/-
کھاریاں	۱۹/-/-	چارسدہ	۱۵/-/-

گجرات	۳۶/۷/-	فیض آباد	۲/-/-
بھینی میلواں	۱۲/-/-	علی پور (ملتان)	۲/-/-
مزنگ (لاہور)	۴۳/۸/-	کلکتہ	۱/-/-
ڈیرہ دون	۱/۱۰/-	جہلم	۴/-/-
محلہ دارالانوار (قادیان)	۵/-/-	گنج	۱/۸/-
پونا	۵/۱۵/-	منٹگمری	۵/-/-
شجاع آباد	۷/۶/-	لجنہ اماء اللہ قادیان ۸/-/- -	۵/۲/۶
جالندھر شہر	۱/-/-	**افراد جماعت ہائے احمدیہ**	
پٹی	۱/۴/-	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ڈہرکی سندھ	۲۰/-/-
کالا باغ	۴/۱۴/-	عبد الرحمٰن صاحب کھلو جوگی اٹک	۱۶/-/-
کنگ	۴/-/-	فضل الرحمٰن صاحب حاجی پورہ	۱/-/-
سلیمانکی ہیڈ ورکس (فیروزپور)	۵/۸/-	امام بخش صاحب چک ۸۵ شمالی	۳/۵/-

(ناظر بیت المال)

پتے مطلوب ہیں!

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ذیل ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو دیکھیں تو خود۔ ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۲۱) بابو علی محمد صاحب اوورسیر احمدی بنگلہ رحمٰن ڈاک خانہ پنڈ عزیز گجرات
(۲۲) عبد الحکیم صاحب ہاکڑہ ڈاک خانہ خاص ریاست پٹیالہ
(۲۳) محمد الدین صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس کلب اوری جانوں (یو۔پی)
(۲۴) ملک حسن خان صاحب احمدی پنشنر پولیس مقام چھینی تاجرہان ڈاک خانہ بلدہ راجھا ضلع شاہ پور۔
(۲۵) حافظ عبد الحکیم صاحب سوداگر چرم داؤد سندھ
(۲۶) ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب جنڈولہ سوٹکہ وزیرستان
(۲۷) قاضی شاہ دین صاحب احمدی مقام کالون عرف مہنہ رگہادہ۔ ضلع نارنول ریاست
(۲۸) حیات بخش صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول دائیکا میرا ڈاک خانہ چک بیلی سب آفس چونترہ براستہ راولپنڈی۔
(۲۹) غلام مرتضیٰ صاحب پٹواری سردار پور ڈاک خانہ خاص تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان
(۳۰) کرم الٰہی صاحب نائب مدرس مڈل سکول ہڑپا ڈاک خانہ خاص تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

(ناظر بیت المال)

ضرورت کلرک

ایک ایسے بی۔ اے پاس کلرک کی ضرورت ہے جو انگریزی اردو میں ڈرافٹ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بہت جلد بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(ناظر امور خارجہ)

صوبہ بہار کے ایک سب انسپکٹر صاحب آف سکولز اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ گزشتہ مارچ ۱۹۴۰ء میں میں نے کچھ دوائیں منگوائی تھیں جواب ختم ہو گئی ہیں۔ دوائیں نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی تھیں اور خاندہ کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ نہایت زود اثر۔ یہ دوائیں ہم نے کسی خاص بیماری کے لئے نہیں بلکہ احتیاطی طور پر گھر میں رکھ لی تھیں۔ تاکہ زکام۔ موسمی بخار و کھانسی وغیرہ میں مفید ہوں پھر کیف خدا کا شکر ہے کہ دوائیں نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ وہ تمام ادویہ بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ خالص اور اعلیٰ ادویہ کے لئے ہمیشہ طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۲۳ نومبر - حکومت ترکیہ نے یورپین ترکی کے چھ اضلاع میں جن میں استنبول اور ایڈریا نوپل بھی شامل ہیں۔ محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے ماتحت پولیس اور فوج کو ملکی تحفظ کے سلسلہ میں جائداد اور شہریوں پر پابندیاں لگانے کے متعلق بھاری اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ بعد کی ایک اطلاع منظہر ہے کہ کل رات ترکی کیبنٹ کا ایک اہم اجلاس ہوا جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ملک میں ایک ماہ کے لئے مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۳ نومبر - فرانس کے صوبہ لورین کو جرمنوں کے لئے خالی کیا جا رہا ہے وہاں کے رہنے والے ڈیڑھ لاکھ فرانسیسی غیر مقبوضہ فرانس اور پولینڈ بھیجے جائینگے۔

بنارس ۲۳ نومبر - پنڈت گووند مالویہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ وقت میں نیشنلسٹ پارٹی کا کانگرس سے کوئی اختلاف نہیں۔

حصار ۲۳ نومبر - اسمبلی کے چند ممبروں نے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے ذریعہ پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ مرکزی حکومت پر زور دے کر بناسپتی گھی پر بیس روپیہ فی من ٹیکس لگا دیا جائے۔

برلن ۲۳ نومبر - جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ رومانیہ بھی محوری طاقتوں کے معاہدہ میں شامل ہو گیا ہے اس سلسلہ میں آج برلن میں معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔

لنڈن ۲۳ نومبر - معلوم ہوا ہے برطانیہ کا جنگی خرچ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ روزانہ تک پہنچ گیا ہے یعنی سولہ کروڑ روپیہ روزانہ

لاہور ۲۳ نومبر - پنجاب پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگرس و صوبہ کانگرس سے ماسٹر تارا سنگھ صاحب کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ کمیٹی اب اس امر پر غور کرے گی کہ آیا وہ کانگرس کے ابتدائی ممبر بھی رہ سکتے ہیں یا نہیں۔

لنڈن ۲۴ نومبر - آج ہز ہولی نس پوپ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے عیسائیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ سب مل کر ایک ایسی صلح کی کوشش کریں۔ جس میں تمام قوموں سے انصاف کیا جائے دنیا اتنی بڑی نہیں کہ سب کی منہ مانگی مرادیں پوری ہو سکیں۔ اس لئے عیسائیت نے انصاف کے جو اصول مقرر کئے ہیں ان کے مطابق صلح کی کوشش ہونی چاہیئے آپ نے یہ بھی کہا کہ اس لڑائی سے جن لوگوں کو تکلیفیں جھیلنی پڑی ہیں ان کی تکالیف سے مجھے بہت دکھ ہوا ہے اور میں اس غم میں آج سے ایک ہفتہ تک روزہ رکھوں گا۔

لنڈن ۲۴ نومبر - انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی۔ جرمنی کے جیتے ہوئے علاقوں اور شمالی اٹلی پر جو چھاپے مارے ہیں۔ ان کے بارے میں اب مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی بمباروں نے برلن پر حملہ کیا اور جرمنی کے مال گوداموں اور وہاں کے ایک ریلوے سٹیشن پر بم برسائے۔ بعض تیل کے کارخانے اور ہتھیار بنانے کے کارخانے بھی حملہ کی زد میں آ گئے۔ انگریزی بمبار جہازوں کا ایک اور دستہ اٹلی کے شمالی حصہ پر اڑا اور اس نے ٹیورن کے فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی۔ شمالی مغربی فرانس کی بندرگاہوں پر بھی چھاپہ مارا اور بڑے زور کے دھماکے سنائی دیئے اس لڑائی میں صرف دو انگریزی جہاز اپنے اڈوں پر واپس نہیں پہنچ سکے

ایتھنز ۲۴ نومبر - یونانی فوجوں نے اطالویوں کو اپنے ملک سے بھگا کر البانیہ میں لڑائی کا مورچہ قائم کر لیا ہے آمدہ اطلاعات منظہر ہیں کہ یونانی فوجیں سارے مورچہ پر بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اور البانیہ کے دو علاقوں میں دور تک گھس گئی ہیں ایک علاقہ تو ایپائرس کے اردگرد ہے اور دوسرا البانیہ کے دائیں کنارے کی طرف انگریزی ہوائی بیڑہ یونانی فوجوں کو آگے بڑھنے میں مدد دے رہا اور بھاگتے ہوئے اطالویوں کا راستہ خراب کر رہا ہے۔ انگریزی بمبار جہازوں نے ایک پل پر اس وقت بم گرائے۔ جب اطالوی فوجیں اس پر گزر رہی تھیں اس سے بہت بڑا دھماکا ہوا۔

ایتھنز ۲۴ نومبر - یونانیوں نے کورٹزا میں ایک نئی میونسپل کمیٹی بنائی ہے جس کے گیارہ یونانی اور ۴ البانوی ممبر ہیں۔ شہر کے میئر بھی اس میں شامل ہیں یونانی افسروں نے شہر میں کھانے پینے کی چیزوں کی سپلائی کا بہت عمدہ انتظام کر دیا ہے

قاہرہ ۲۴ نومبر - دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک اہرام مصر بھی ہیں جو صحرا میں سربلند کھڑے ہیں حکومت مصر نے ان کے اردگرد ریت کے بورے لگا کر انہیں چھپا دیا ہے۔ تاکہ دشمن ان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

برلن ۲۴ نومبر - آج رومانیہ کے وزیر اعظم انٹونسکو سے ہٹلر نے ملاقات کی

ماسکو ۲۴ نومبر - روسی سفیر مقیم برلن کو واپس بلا کر اس کی جگہ نیا سفیر بھیجا گیا ہے

لنڈن ۲۴ نومبر - امریکہ کے انگریزی سفیر لارڈ لوتھین واشنگٹن واپس پہنچ گئے ہیں۔ ان کی واپسی پر امریکن اخبارات نے لکھا ہے کہ اب برطانیہ کو امریکہ اور زیادہ مدد دے گا اور غالباً امریکہ کے اس ایکٹ میں تبدیلی کر دی جائے گی۔ جس کے رو سے امریکہ برطانیہ کو روپیہ قرض نہیں دے سکتا۔ اس خبر سے برلن اور روم کے ڈھنڈورچیوں نے بالکل الٹ نتیجہ نکالا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ برطانیہ کی مالی حالت دگرگوں ہو گئی ہے حالانکہ برطانیہ کی مالی طاقت اس قدر مضبوط ہے کہ وہ امریکہ سے جو مال خریدتا ہے اس کے دام فوراً دے دیتا ہے۔ اس کے علاوہ صرف جنوبی امریکہ میں برطانیہ نے کئی کروڑ روپیہ کا سرمایہ لگایا ہوا ہے

حیدرآباد ۲۴ نومبر - چینی وفد دہلی سے آج حیدرآباد پہنچا۔ راستہ میں اس کے ممبر وردھا میں بھی ٹھہرے۔ حیدرآباد میں وہ حضور نظام سے ملاقات کریں گے اس کے بعد بمبئی چلے جائیں گے۔

لکھنؤ ۲۴ نومبر - مسٹر راجگوپال اچاریہ پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو-پی اور سردار پٹیل کی لڑکی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لی گئی ہے

لنڈن ۲۴ نومبر - مولانا آزاد آج کل سکھر میں ہیں۔ آج انہوں نے شہر کے ہندو مسلم لیڈروں سے ملاقات کی۔ کل آپ کراچی پہنچ جائیں گے۔ ایک اخباری نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ سندھ کی موجودہ خرابیاں دور کرنے کے لئے ایک مضبوط وزارت کی ضرورت بحثی جواب بن گئی ہے۔

لکھنؤ ۲۳ نومبر - آج جب سر موریس گائر چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن لکھنؤ کے ممبروں کی میٹنگ میں تقریر کرنے کے لئے آئے تو لکھنؤ یونیورسٹی کے احاطہ میں طلباء کی ایک بھاری تعداد نے زبردست مظاہرہ کیا اور مخالفانہ نعرے لگائے جس پر سر موریس گائر واپس چلے گئے

لاہور ۲۳ نومبر - معلوم ہوا ہے سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو ممبر کی علالت کے باعث ڈاکٹروں نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ کم از کم چار ماہ تک مکمل آرام کریں۔ ان کا کام دیگر وزراء میں بانٹ دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ نومبر - برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اشیاء خوردنی کا سٹاک کیا جا رہا ہے تاکہ جنگ کے بعد ان ممالک کی امداد کی جا سکے جو اس وقت جرمنوں کے قبضہ میں ہیں

احمدآباد ۲۳ نومبر - گاندھی جی نے ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص بیمار ہوں یا کسی اور وجہ سے ان کی صحت خراب ہو یا وہ جو توقع رکھتے ہوں کہ ستیہ گرہ کی تحریک جلد ختم ہو جائے گی۔ انہیں اس تحریک میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔

لنڈن ۲۳ نومبر - آج برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر پرواز کی اور نہر کیل میں سرنگیں بچھا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۵۵۹۰ منکہ رسول بی بی زوجہ چوہدری فیض احمد صاحب قوم جٹ ڈھینڈسہ عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن پوہلا مہاراں ڈاکخانہ چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی مبلغ پانصد روپیہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) بکتیاں طلائی (۲) کنٹھ طلائی۔ (۳) دونی طلائی (۴) پنچیاں (۵) لونگ طلائی۔ بوٹر طلائی۔

۲۔ مبلغ پانصد روپیہ حق مہر جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دی ہے۔ کہ سند رہے۔ العبد رسول بی بی زوجہ چوہدری فیض احمد صاحب گواہ شد چوہدری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ پوہلا مہاراں۔ گواہ شد فیض احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۶۸۰ منکہ آمنہ بیگم بنت شیخ میر محمد صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع سیالکوٹ حال ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴ ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائداد ہے (۱) کڑے طلائی ۹ تولے (۲) نکلس طلائی ۷ تولہ (۳) کانٹے طلائی وزن ایک تولہ (۴) کانٹے وگلوبند طلائی وزن ۶ تولے کل وزن مندرجہ بالا زیورات ۲۳ تولے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے ۱۰۲۵/- روپے ہے۔ علاوہ اس کے ایک بیٹھک واقعہ قادیان مبلغ ۷۰۰/- روپے میں میرے پاس رہن ہے۔ کچھ اراضی زرعی واقعہ نوشہرہ جس کی قیمت ۳۰۰/- روپے ہے میرے والد صاحب نے مجھے دی ہے۔ مبلغ ۱۵۰/- روپے نقد موجود ہے۔ مبلغ ۷۰۰/- روپیہ حق مہر جو میرے خاوند مرزا محمد زمان صاحب کے ذمہ ہے اس کل جائداد مالیتی ۲۲۵۵/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی جائداد اس کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی قیمت میں سے کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ کل رقم میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد آمنہ بیگم بقلم خود گواہ شد مرزا محمد زمان خاوند موصیہ گواہ شد محمد حیات خان احمدی ساکن ملتان آنریری انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۵۶۶۳ منکہ احمد علی اسلم ولد مولوی حسن علی صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ وفا ۱۳۱۹ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ صرف غیر منقولہ جائیداد بصورت مکان رہائشی واقعہ دارالرحمت قادیان ہے۔ جس کی قیمت اسوقت ۵۰۰/- روپے ہے۔ جس کے ۲/۳ حصہ کا میں مالک ہوں اور مبلغ پچھر روپے میرے ذمہ قرض ہے۔ قرض منہا کرنے کے بعد میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں اس کے سوائے میری ماہوار آمد قریباً آٹھ روپے ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں۔ انشاء اللہ۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری فوتیدگی کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو مزاحمت کا کوئی حق نہ ہوگا۔ العبد احمد علی اسلم حال لاہور قادیان گواہ شد رحیم بخش محصل دہلی دروازہ لاہور گواہ شد محمد یوسف علی احمدی فر ریلوے ورکشاپ لاہور۔

نمبر ۵۶۳۸ منکہ گوہر دین ولد میاں فتح دین صاحب قوم ہلیح جٹ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۳۱۹ہش ساکن زیرہ حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ اسوقت کوئی نہیں۔ صرف جائداد غیر منقولہ بصورت مکان پختہ کوچہ احمدیہ محلہ مشین مادھو رام زیرہ ضلع فیروزپور مالیتی ۵۰۰/- ہے۔ جس پر ایک صد روپیہ اپنی بیوی سے قرض لیکر لگایا ہے۔ گویا کہ میری ملکیت اسوقت بصورت مکان صرف ۴۰۰/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۴۰/- روپے کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اسوقت اپنے لڑکوں کی کمائی پر ہے۔ تھوڑا بہت کام بھی کبھی کرتا ہوں۔ کوئی خاص ماہوار آمد نہیں جو بھی کماؤنگا اس کا ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ مندرجہ بالا کے اگر کوئی جائداد میری فوتیدگی کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہذا ہوگی۔

نشان انگوٹھا گوہر دین لاہور متصل احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ

گواہ شد خدا بخش عبد لسیر کلاں موصی

گواہ شد کریم بخش درزی پسر موصی

آنکھوں کا محافظ

ہربورول

ہمالیہ کی بوٹیوں کی اکسیر

ہربورول نمبر ۱ برائے موتیابند۔ پڑوال۔ جالا۔ چھڑ۔ دھند غبار ہربورول نمبر ۲ برائے ککرے۔ اندھراتا ضعف چشم۔ آشوب چشم ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایسی نایاب دوائی دنیا میں کہیں نہ ملے گی۔ قیمت نمبر ۱ دو روپے نمبر ۲ ایک روپیہ آٹھ آنہ جملہ دوا فروشوں سے طلب کیجئے

ہربولین فارمیسی 18 D سری ہرگوبند پور (پنجاب انڈیا)

براہین احمدیہ ہر چہار حصص

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء اور مقبول عام کتاب **براہین احمدیہ** ہر چہار حصص بک ڈپو نے دوستوں کے پیہم تقاضا پر زر کثیر صرف کرکے بڑے اہتمام سے چھپوائی شروع کی ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کی افضلیت اس کا بمیشل ہونا۔ اسلام کی فضیلت اور الہام کی حقیقت پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور ایسے عجیب اور لطیف دلائل رقم فرمائے ہیں۔ کہ مخالف سے مخالف بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ روپیہ کی قلت کی وجہ سے بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی جا رہی ہے۔ جن دوستوں کی درخواستیں یکم دسمبر تک دفتر بک ڈپو میں پہنچ جائیں گی۔ ان سے رعائتی قیمت مجلد تین روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک لی جاوے گی۔ لیکن جو تساہل سے کام لیں گے۔ اور وقت مقررہ کے بعد آرڈر دیں گے۔ ان سے اصل قیمت چار روپیہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔ کتابت اور طباعت کا نہایت عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے۔ کتاب بذریعہ وی۔ پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کی جائے گی۔

پہلے تین حصے چھپ چکے ہیں۔ جن کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان دینے والے احباب فوراً طلب فرمائیں۔ نیز رسالہ **یادگار جوبلی** چھپ رہا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابوں کا سیٹ جس کی سابق قیمت **پچاس** روپیہ تھی اب صرف **پچیس روپیہ** میں خریدیں۔

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں
تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

دہلی میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجا لاتی ہے۔

۲۶۳۷ کو فون کریں
نارتھ
ویسٹرن
ریلوے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازے پر پہنچ جائے گا چنگی خانوں یا کسی اور دفتری کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah